ازقلم
ابونعمان عرفان شریف المدنی

الطالعہ پبلشر جھنگ

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ المدنی صاحب

الحمدللہ فاضل جلیل قبلہ عرفان شریف المدنی صاحب نے جو رسالہ تحریر فرمایا ہے اس کو بغور پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ماشاءاللہ بہت اچھی سعی فرمائی ہے اور شاید اس خاص موضوع پر منفرد اتحریر ہونے والا پہلا رسالہ ہے الفاظ قلیل لیکن پُر دلیل والے مقولہ پر مُدوِن نے بخوبی عمل فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نسل در نسل ان سے خدمت دین لیتا رہے آمین

محمد نعیم اللہ المدنی مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ بھکر پنجاب پاکستان

۱۱ جمادی الآخر بروز جمعۃ المبارک

۱۴۳۸ھ

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولنا مفتی ابوالبرھان محمد یوسف المدنی صاحب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

بوجہ مصروفیت موصوف کے کتابچہ سے چند سطور کو ملاحظہ کیا تو پسند آیا موصوف مسئلہ دقیق میں جس انداز لطیف رقم طراز ہوئے اہل علم سے مخفی نہیں کہ بغیر طوالت بے جا کے مسئلہ قراءت کو حل کر کے قارئین پر احسان فرمایا اللہ عزوجل موصوف کو اخلاص کی لازوال دولت سے نوازے اور انکو مزید دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے

ابوالبرھان محمد یوسف المدنی الباکستان

11-03-2017 بروز ہفتہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولنا ابن عطاء محمد اویس رضا قادری المدنی

الحمدﷲ الذی من ارسل القرآن و الصلوتہ و السلام علی صاحب قرتہ عینی فی الصلوتہ و علی الہ و اصحاب الاصفیاء

امابعد رسالہ مولفہ جناب مولنا عرفان شریف المدنی صاحب نظر ناقص سے گزرا دور حاضر میں حالات ایک عجیب سا رنگ اختیار کیئے ہوے ہیں اکثر بے مقصد قصے کہانیاں سنا کر دل لبھائے جارہے ہیں خلط ملط تاریخ کے ذریعے مسخ حقائق واسلام پر حملے کرائے جارہے ہیں شباب و کباب کے تذکرہ کو علم عرفان کے نام دلائے جارہے ہیں دین بیزاری کے عوامل متحرک کرائے جارہے ہیں پختگی ایمان کے لیے مزلات بتائے جارہے ہیں ۔الغرض کانوں پڑی آواز سنائی نہیں پڑتی ہر ایک طرف سے کسی نہ کسی طرح بے وقت راگ الاپے جارہے ہیں ایسے میں اگر ہمدرد یا خیر خواہ اصلاح مسلم کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے قلم کو جنبش دیں اور تسوید صفحات مع تبیض اعمال کی کوشش کریں تو زعماء دانشوراں کا شکار ہوجایں ایسے میں مئولف کی اس اہم ترین مسئلہ کی طرف توجہ دلانا واقعی بہت اعلی ترین کاوش اور امت کو حقیقت پسندی اور عبادات کے لگاو کے احساسات کو ابھارنے کی کوشش کی ہے

لاکھ روکا تھا زمانے نے مگر لایا ہوں موسم مرگ میں جینے کی خبر لایا ہوں *

دھول چہرے پہ جمی پاوں میں چھالوں کی بہار بس یہی صاحبو مقام زلل لایا ہوں *

مئولف کی تالیف کے ہر ہر حرف کو بغور مطالعہ کے بعد نماز میں حقیقی لذت عبادت کو حاصل

کیا جاسکتا ہے مزید یہ کہ نماز و غیر نماز میں غلطی قرآت کے احکامات متعزر ہو جاتے ہیں۔
زلتہ القاری جو کہ احکام قراءت متعلقہ بصحتہ صلاتہ بہت اہم رسالہ ہے واقعی قرآت کی کافی حد اصلاح ہو سکتی ہے خصوصا اہم مقامات کہ جہاں تھوڑا سا مخرج سے عدول ہوا نماز سے خروج ہو جاتا ہے دعا ہے کہ مالک ارض و سماء اس کتاب کے ذریعے مسلمین کو مستفیض ہونے کی سعادتیں عطا فرمائے آخر میں مصنف کیلیے بس اتنا کہوں گا
سینکڑوں بے قرار پھرتے ہیں طالب وصل یار پھرتے ہیں * انکی محفل سے لوٹنے والے لوٹ کر ہر بہار پھرتے ہیں

ابن عطاء محمد اویس رضا قادری المدنی میانوالی

15/10/17

۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وسلّم کا ارشادِ نور بار ہے: ''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔''

(جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر قِراءت میں ایسی غلطی ہو جس سے تغیر فاحش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں،

تغیرِ قِراءت کی چند مشہور اقسام مع احکام یہ ہیں

(ا) ایک کلمہ کے ایک حرف کو دوسرے کلمہ کے حرف سے ملا دینا

إِنْ وَصَلَ حَرْفًا مِنْ كَلِمَةٍ بِحَرْفٍ مِنْ كَلِمَةٍ أُخْرَى نَحْوَ إِنْ قَرَأَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَوَصَلَ الْكَافَ بِالنُّونِ أَوْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَوَصَلَ الْبَاءَ بِالْعَيْنِ أَوْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَوَصَلَ الْهَاءَ مِنَ اللّٰهِ بِاللَّامِ فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يُفْسِدُ وَلَوْ تَعَمَّدَ ذَلِكَ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ.

ایک کلمہ کے ایک حرف کو دوسرے کلمہ کے حرف سے ملا دینا جیسے اِیَّاکَ نَعبُدُ کو اِیَّا، کَنَعبُدُ پڑھا تو صحیح یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی یا (غیر المغضوب علھیم) اس طرح پڑھا کہ با

۔عین سے مل گیا یا (سمع اللہ لمن حمدہ) اس طرح پڑھا کہ اللہ ہا لام سے مل گی تو صحیح یہ ہے کہ اگر چہ جان بوجھ کر پڑھے نماز فاسد نہیں ہو گی

''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨١.

(٢) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا

ذِكْرُ حَرْفٍ مَكَانَ حَرْفٍ إِنْ ذَكَرَ حَرْفًا مَكَانَ حَرْفٍ وَلَمْ يُغَيِّرِ الْمَعْنَى بِأَنْ قَرَأَ إِنَّ الْمُسْلِمُونَ إِنَّ الظَّالِمُونَ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ وَإِنْ غَيَّرَ الْمَعْنَى فَإِنْ أَمْكَنَ الْفَصْلُ بَيْنَ الْحَرْفَيْنِ مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ كَالطَّاءِ مَعَ الصَّادِ فَقَرَأَ الطَّالِحَاتِ مَكَانَ الصَّالِحَاتِ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ عِنْدَ الْكُلِّ وَإِنْ كَانَ لَا يُمْكِنُ الْفَصْلُ بَيْنَ الْحَرْفَيْنِ إِلَّا بِمَشَقَّةٍ كَالظَّاءِ مَعَ الضَّادِ وَالصَّادِ مَعَ السِّينِ وَالطَّاءِ مَعَ التَّاءِ اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ. هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ

ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر معنی نہ بدلیں مثلاً اِنَّ المُسلِمِینَ کو اَنَّ المُسلِمُونَ اور ان الظالمین کی جگہ ان الظالمون پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی بدل گئے تو اگر ان میں فرق کرنا آسان ہے اور پھر فرق نہیں کیا جیسے طالحات کی جگہ صالحات پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر فرق کرنا مشکل ہے تو فتویٰ اس پر ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی مگر صحت کی کوشش کرتا رہے صاحب بہار شریعت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم

مزید فرماتے ہیں جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی اِمامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس

کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہو گی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں اِمامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرّر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو) کی اِمامت بھی کر سکتا ہے۔

۔ "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ا، ص ۸۱.

الدر المختار" و"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الالثغ، ج ۲، ص ۳۹۵.

بہارِ شریعت حصہ سوم

(۳) کسی حرف کا حذف کر دینا

کسی حرف کا حذف کر دینا اگر ایجاز و ترخیم شرایط کے طور پر ہو تو جیسے **یَا مَالِکُ** میں **یَا مَالُ** پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى وَجْهِ الْإِيجَازِ وَالتَّرْخِيمِ فَإِنْ كَانَ لَا يُغَيِّرُ الْمَعْنَى لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ نَحْوُ أَنْ يَقْرَأَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ بِتَرْكِ التَّاءِ مِنْ جَاءَتْ

اور اگر بطور ایجاز و ترخیم کے نہ ہو اور معنی بھی نہیں بدلتے جیسے **وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ** میں **ت** چھوڑ دی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس کے علاوہ ہو تو معنی بدلنے پر نماز فاسد ہوگی جیسے **خَلَقْنَا** بلا خ کے اور **جَعَلْنَا** بغیر ج کے، تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں یوہیں **تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا** میں **تعالَ** پڑھا، ہو جائے گی

'ردالمحتار''، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة، ومایکره فیها، مطلب: مسائل زلة القاریئ، ج ۲، ص ۴۷۶.

''الفتاوی الهندیة''، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

(۴) کسی ایک یا زیادہ حرف کی زیادتی، اگر معنی بدل جائیں تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں

زِيَادَةُ حَرْفٍ إِنْ زَادَ حَرْفًا فَإِنْ كَانَ لَا يُغَيِّرُ الْمَعْنَى لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ عِنْدَ عَامَّةِ الْمَشَايِخِ نَحْوُ أَنْ يَقْرَأَ وَانْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ بِزِيَادَةِ الْيَاءِ. وَكَذَا نَحْوُ أَنْ يَقْرَأَ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَجْزِمُ الْمِيمَ مِنْ هُمْ وَيُظْهِرُ الْأَلِفَ مِنَ الَّذِينَ وَكَانَتْ الْأَلِفُ مَحْذُوفَةً فَلَا تَفْسُدُ الصَّلَاةُ

حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے (**وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ**) (پ۲۱، لقمان: ۱۷.) میں ر کے بعد ی زیادہ کی، (**هُمُ الَّذِينَ**) (پ۲۸، المنافقون: ۷.) میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں، جیسے (**وَّ زَرَابِيُّ**) (پ۳۰، الغاشیة: ۱۶.) کو **زَرَابِيب**، (**مَّثَانِيَ**) (پ ۲۳، الزمر: ۲۳.) کو **مثانين** پڑھا، تو نماز فاسد ہو جائیگی۔

''الفتاوی الهندیة''، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۷۹.

(۵) ایک کلمہ کو چھوڑ کر اس کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھا

ذِكْرُ كَلِمَةٍ مَكَانَ كَلِمَةٍ عَلَى وَجْهِ الْبَدَلِ إِنْ كَانَتْ الْكَلِمَةُ الَّتِي قَرَأَهَا مَكَانَ كَلِمَةٍ يَقْرُبُ مَعْنَاهَا وَهِيَ فِي الْقُرْآنِ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ نَحْوُ إِنْ قَرَأَ مَكَانَ الْعَلِيمِ الْحَكِيمَ

ایک کلمہ کو چھوڑ کر اس کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھا اگر وہ کلمہ قرآن مجید میں ہے اور معنی میں تغیر نہیں ہوتا تو بلا اتفاق نماز فاسد نہ ہوگی جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ،

انْ قَرَأَ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا غَافِلِينَ مَكَانَ فَاعِلِينَ وَنَحْوَهُ مِمَّا لَوْ اعْتَقَدَهُ يَكْفُرُ تَفْسُدُ عِنْدَ عَامَّةِ مَشَايِخِنَا وَهُوَ الصَّحِيحُ مِنْ مَذْهَبِ أَبِي يُوسُفَ - رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ

اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے (وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ) (پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۴.) میں فَاعِلِيْنَ کی جگہ غَافِلِيْنَ پڑھا،

وَلَوْ نَسَبَ إِلَى غَيْرِ مَا نُسِبَ إِلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ الْمَنْسُوبُ إِلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ نَحْوُ مَرْيَمَ ابْنَةَ غَيْلَانَ تَفْسُدُ بِلَا خِلَافٍ، وَلَوْ كَانَ فِي الْقُرْآنِ نَحْوُ مَرْيَمَ ابْنَةَ لُقْمَانَ

اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ غَيْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ

الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

(٦) کلمہ کو چھوڑ دینا

ایک کلمہ کو چھوڑ گیا اور اس کے بدلے میں بھی کوئی کلمہ نہیں پڑھا تو اگر معنی نہیں بدلے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی بدل گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ

ہوئے جیسے (وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا) (پ ۲۵، الشوریٰ: ۴۰.) میں دوسرے سَیِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے (فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ) (پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰.) میں لا نہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة، ومایکره فیها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۶.

الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

امام اہلسنت مجددِ دین ملت الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں

امام نے غیر المغضوب پڑھا اور علیھم ازراہِ سہو چھوٹ گیا نماز صحیح ہوئی یا فاسد؟

نماز صحیح ہوگئی فرض اُتر گیا

لصحة المعنی فان حذف امثال الصلات شائع کثیرا ومنه المغفور بمعنی المغفور له کما فی ط بل رأیته فی حدیث عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنه

(معنی درست ہونے کی وجہ سے، کیونکہ صلہ کا حذف مشہور و کثیر ہے، اسی طرح لفظ مغفور ہے اصلاً مغفور لہ ہے جیسا کہ ط میں ہے بلکہ میں نے اس حدیث میں بھی دیکھا ہے جو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔) مگر واجب کہ قرأت سورہ فاتحہ بتمامہا تھی اس کی ادا میں قصور ہوا سجدہ سہو چاہئے تھا اگر نہ کیا اعادہ نماز چاہئے۔ ردالمحتار میں علّامہ رحمتی سے ہے: بترک شیئ منها ایة او اقل ولو حرفا لایکون اٰتیا بِکُلِّها الذی هو الواجب اھ۔ فاتحہ سے کوئی آیت چھوٹ گئی یا اس سے کم اگرچہ ایک حرف ہو تو ایسے شخص کو تمام فاتحہ (جو واجب تھی) کا پڑھنے والا قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(ردالمحتار باب صفة الصلٰوة مطبوعه مصطفی البابی ۳۳۸/۱)

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۷۲

(۷) کوئی کلمہ زیادہ کر دیا

کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد ہو جائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا وَ جَمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگر چہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا اور فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ۔

الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰، وغيره.

(۸) حرف یا کلمے کی تکرار کرنا

حرف یا کلمے کی تکرار کسی کلمہ کو مکرّر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مٰلِکِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرّر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرّر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی

ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطلب: إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۸.

(۹) کلمہ یا حرف کی تقدیم و تاخیر،

حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے (قَسْوَرَۃٍ) (پ۲۹، المدثر: ۵۱.) کو قَوْسَرَۃٍ پڑھا، عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا، فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں، یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے (لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ) (پ۱۲، ھود: ۱۰۶.) میں شَھِیْقٌ کو زَفِیْرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا، فاسد ہوگئی۔

الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٠

(۱۰) ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھ دینا

ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھ دینا اگر آیت پر پورا وقف کر کے دوسری آیت پوری یا تھوڑی سے پڑھی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر وقف نہ کیا بلکہ ملا دیا تو معنی بدل جانے کی صورت میں نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں

لَوْ ذَكَرَ آيَةً مَكَانَ آيَةٍ إِنْ وَقَفَ وَقْفًا تَامًّا ثُمَّ ابْتَدَأَ بِآيَةٍ أُخْرَى أَوْ بِبَعْضِ آيَةٍ لَا تَفْسُدُ كَمَا لَوْ قَرَأَ {وَالْعَصْرِ - إِنَّ الإِنْسَانَ} [العصر: 1-2] ثُمَّ قَالَ {إِنَّ الأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ} [الانفطار: 13]، أَوْ قَرَأَ {وَالتِّينِ} [التين: 1] إِلَى قَوْلِهِ {وَهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ} [التين: 3] وَوَقَفَ ثُمَّ قَرَأَ {لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ} [البلد: 4] أَوْ قَرَأَ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [البينة: 7] وَوَقَفَ ثُمَّ قَالَ {أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ} [البينة:6] لَا تَفْسُدُ. أَمَّا إِذَا لَمْ يَقِفْ وَوَصَلَ - إِنْ لَمْ يُغَيِّرْ الْمَعْنَى - نَحْوُ أَنْ يَقْرَأَ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ} [الكهف: 107] فَلَهُمْ جَزَاءً الْحُسْنَى مَكَانَ قَوْلِهِ {كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا} [الكهف:107] لَا تَفْسُدُ. أَمَّا إِذَا غَيَّرَ الْمَعْنَى بِأَنْ قَرَأَ "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ" إِلَى قَوْلِهِ "خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" تَفْسُدُ عِنْدَ عَامَّةِ عُلَمَائِنَا وَهُوَ الصَّحِيحُ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ.

ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے (وَالْعَصْرِ ۙ ۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ) (پ۳۰،العصر:۱۔۲۔) پر وقف کر کے (اِنَّ الْاَبْرَارَ

لَفِی نَعِیمٍ)(پ۳۰، المطففین:۲۲.) پڑھا، یا سورۃ والتین وَهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ تک پڑھی پھر وقف کیا پھر لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ(البلد 4) پڑھا(اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ) پر وقف کیا، پھر پڑھا (اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ)(پ۳۰، البینۃ:۶.) نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر وقف نہ کیا اور ملا دیا اور معنی نہ بدلے جیسے (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ)(پ۱۶، الکھف:۱۰۷.) کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآؤُنِ الْحُسْنٰی پڑھا، نماز ہوگئ

اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی، جیسے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ پڑھ دیا اور انَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ کو" خَالِدِينَ فِيهَا تک پڑھ کر أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
تو تمام عُلَمَاءِ کے نزدیک نماز فاسد ہوجاے گی

"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰

(۱۱) بے موقع وقف ووصل وابتدا کرنا

بے موقع وقف ووصل وابتدا کرنا، عموم بلویٰ کی وجہ سے فتویٰ اسی پر ہے کہ کسی صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی

کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے (اِیَّاکَ نَعْبُدُ) یوہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یوہیں وقف وابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً (اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ)(پ۳۰، البروج:۱۱.) پر وقف کیا، پھر پڑھا (اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (پ۳۰، البینۃ:۷.) یا (اَصْحٰبُ النَّارِ)(پ۲۸، الحشر:۲۰.) پر وقف نہ کیا اور (اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ)(پ۲۴، المؤمن:۷.)

پڑھ دیا اور (شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ)(پ ۳،آل عمران:۱۸۔) پر وقف کر کے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔۔

"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۷۹، ۸۲، وغيره.

امام اہلسنت مجد دِدین ملت الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں

اور وقف و وصل کی غلطی کوئی چیز نہیں یہاں تک کہ اگر وقف لازم پر نہ ٹھہرا بُرا کیا مگر نماز نہ گئی۔

فی العالمگیریة ان وصل فی غیر موضع الوصل کما لو لم یقف عند قوله اصحب النار بل وصل بقوله الذین یحملون العرش لاتفسد لکنه قبیح هکذا فی الخلاصة

فتاوٰی عالمگیری میں ہے اگر قاری نے وہاں وصل کیا جہاں وصل کا مقام نہ تھا جیسا کہ قاری نے وقف نہ کیا اللہ تعالٰی کے ارشاد "اصحٰب النار" پر بلکہ "الذین یحملون العرش" کے ساتھ ملا دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ یہ عمل بُرا ہے۔خلاصہ میں اسی طرح ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں

حلیہ میں ہے: صرح غیر واحد منهم صاحب الذخیرة علی ان الفتوی علی عدم الفساد بکل حال لان فی مراعاة الوقف والوصل والابتداء ایقاع الناس فی الحرج خصوصاً فی حق العوام والحرج مدفوع شرعاً

متعدد علماء جس میں صاحبِ ذخیرہ بھی ہے نے اس بات کی تصریح فرمائی کہ ہر حال میں

عدمِ فساد پر فتوٰی ہے کیونکہ وقف ، وصل اور ابتداء کی رعایت لازم کرنے سے لوگوں پر خصوصاً عوام پر تنگی لازم آئے گی اور شرعاً تنگی مرفوع ہے

یوں ہی ضمیر "نا" میں الف مسموع نہ ہونا مفسد نہیں۔

لما صرح به القنية ان من العرب يكتفي عن الالف بالفتحة و الياء بالكسرة والواو بالضمة تقول اعُذُ بالله مكان اعوذ بالله ، قلت وعليه يخرج ماصرح به في الغنية ان حذف الياء من تعالي في تعالي جدر بنا لاتفسد اتفاقا

کیونکہ قنیہ میں تصریح ہے کہ بعض عرب الف کے عوض فتحہ ، یاء کے عوض کسرہ اور واؤ کے عوض ضمہ پر اکتفاء کرتے ہیں مستفاد ہے کہ اللہ تعالٰی کے ارشاد تعالٰی جدر بنا میں تعالٰی کی یا حذف کرنے سے بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۲۴۹

(۱۲) اعراب وحرکات میں غلطی کرنا،

اعراب وحرکات میں غلطی کرنا، متقدین کے نزدیک اگر معنی میں بہت تغیر ہوا تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں اس میں احتیاط زیادہ ہے اور ایسی نماز کو لوٹا لینا ہی بہتر ہے اگرچہ متاخرین کے نزدیک کسی صورت میں بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور عموم بلوٰی کی وجہ سے اسی پر فتوٰی ہے اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتِكُمْ، نَعْبُدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً (وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى)(پ۱۶، طٰہٰ:۱۲۱۔) میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور (اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا)(پ۲۲، فاطر:۲۸۔) میں جلالت کو رفع اور العلما کو زبر پڑھا اور (فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ)(پ۱۹، النمل:۵۸۔) میں ذال کو زیر

پڑھا، (اِیَّاکَ نَعۡبُدُ) (پ ۱، الفاتحۃ: ۴) میں کاف کو زیر پڑھا، (اَلۡمُصَوِّرُ) (پ ۲۸، الحشر: ۲۴.) کے واؤ کو زبر پڑھا۔

"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۳.

امام اهلسنت مجد دِ دین ملت الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں

خطا فی الاعراب یعنی حرکت، سکون، تشدید، تخفیف، قصر، مد کی غلطی میں علمائے متاخرین رحمہ اللہ علیہم اجعیمن کا فتوی تو یہ ہے کہ علی الاطلاق اس سے نماز نہیں جاتی۔

فی الدر المختار وزلۃ القاری لو فی اعراب لاتفسد وان غیر المعنی بہ یفتی۔

بزازیہ ادُرمختار میں ہے کہ قرأت کرنے والے کی غلطی اگر اعراب میں ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی اگر چہ اس سے معنی بدل جائے اسی پر فتوی ہے بزازیہ۔

ردالمحتار میں ھے: لاتفسد فی الکل وبہ یفتی۔

تمام صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی اور اسی پر فتوی ہے۔

اگر چہ علمائے متقدین وخود ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم درصورت فساد معنی فساد نماز مانتے ہیں اور یہی من حیث الدلیل اقوی، اور اسی پر عمل احوط واحری۔

فی شرح منیۃ الکبیر ھو الذی صححہ المحققون وفرعوا علیہ الفروع فاعمل بماتختار والاحتیاط اولی سیما فی امر الصلوۃ التی ھی اول مایحاسب العبد علیھا

شرح منیہ کبیر میں ہے کہ اسی کو محققین نے صحیح قرار دیا اور اسی فروع کو ذکر کیا پس تو اپنے مختار پر عمل کر اور احتیاط بہر صورت ہر مقام پر بہتر ہے خصوصاً نماز میں، کیونکہ یہی وہ عمل ہے جس کے بارے میں بندے سے سب سے پہلے پوچھ ہوگی

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فوائد من زلۃ القاری مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۴۹۳)

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۸

(۱۳) تشدید کی جگہ تخفیف اور تخفیف کی جگہ تشدید کرنا یا مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کرنا

تشدید کی جگہ تخفیف اور تخفیف کی جگہ تشدید کرنا یا مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کرنا اس میں بھی اعراب کی طرح عموم بلویٰ کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی :

(ا) **تشدید کو تخفیف پڑھا** جیسے (اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ) (پ ا، الفاتحۃ: ۴.) میں ی پر تشدید نہ پڑھی، (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ) (پ ا، الفاتحۃ ا) میں ب پر تشدید نہ پڑھی، (قُتِّلُوۡا تَقۡتِیۡلًا) (پ ۲۲، الاحزاب: ۶۱.) میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی

(ب) **مخفف کو مشدد** پڑھا جیسے (فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ) (پ ۲۴، الزمر: ۳۲.) میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے (اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ) (پ ا، الفاتحۃ: ۵.) میں لام ظاہر کیا، نماز ہو جائے گی

(ج) **مد میں قصر کرنا:** اگر معنی نہیں بدلتے جیسے (اُولٰٓئِکَ) کو بغیر مد کے پڑھا (انا

اعطیناک) کا مد چھوڑ دیا نماز فاسد نہیں ہو گی

اگر معنی بدل جائیں جیسے (سواءعلیھم) کو چھوڑ کر پڑھا یا دعا اور نداء میں مد نہ کیا تو مختار یہی ہے کہ نماز فاسد نہ ہو گی

"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

و"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا مطلب: مسائل زلة القاریئ، ج ۲، ص ۴۷۴.

(۱۴) ادغام کو اس کے موقع سے چھوڑ دینا یا جہاں اس کا موقع نہیں ہے وہاں ادغام کرنا اس میں بھی نماز فاسد نہیں ہو گی

اگر ایسے موقع پر ادغام کیا جہاں کسی نے ادغام نہیں کیا اور اس ادغام سے عبارت بگڑ جاتی ہے اور کلمہ کے معنی سمجھ میں نہیں آتے

جیسے (قُل لِّلَّذِینَ کَفَرُوا سَتُغلَبُونَ)(سورہ آل عمران اایت ۱۲) میں غین کو لام میں ادغام کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور گر ایسی جگہ ادغام کیا جہاں کسی نے ادغام نہیں کیا ہے مگر اس سے کلمہ کے معنی نہیں بدلتے اور وہی سمجھ میں آتا ہے جو بغیر ادغام کے سمجھا جاتا ہے (قل سیروا) پڑھا اور لام کو سین میں ادغام کر دیا تو نماز فاسد نہیں ہو گی اور اگر ادغام اپنے موقع سے چھوڑ دیا جیسے (أَینَمَا تَکُونُوا یُدرِککُّمُ المَوتُ) (سورہ النسا آیت ۷۸) پڑھا اور ادغام چھوڑ دیا نماز فاسد نہ ہو گی

الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

(۱۵) مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی

'الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

(۱۶) کلمے کو پورا نہ پڑھنا خواہ اس سبب سے کہ سانس ٹوٹ گیا یا باقی کلمہ بھول گیا اور پھر

یاد آنے پر پڑھ دیا مثلاً الحمد اللہ میں ال کہہ کر سانس ٹوٹ گیا باقی کلمہ بھول گیا پھر یاد آیا اور (حمد اللہ) کہہ دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے اس لئے نماز فاسد نہ ہوگی، اسی طرح کلمے میں بعض حروف کو پست پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی

فتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲

(۱۷) تلحسین (راگنی) سے پڑھنا

تلحسین (راگنی) سے پڑھا یعنی نغموں کی رعایت سے حروف کو گھٹا بڑھا (یعنی مد و لین میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی) کر پڑھا تو اگر معنی بدل جائیں نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں لیکن ایسا پڑھنا مکروہ اور باعث گناہ ہے اور اس کا سننا بھی مکروہ ہے

'الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲.

(۱۸) بے موقع امالہ کرنا

إِذَا قَرَأَ {بِسْمِ اللهِ} [الفاتحة) بِالْإِمَالَةِ أَوْ قَرَأَ {مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ} (الفاتحة) بِالْإِمَالَةِ وَمَا شَاكَلَ ذَلِكَ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ.

اگر (بسم اللہ) امالہ سے پڑھی یا (مالک یوم الدین) امالہ سے پڑھا اور اسی طرح بے موقع امالہ کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی

'الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

(۱۹) حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز کرنا

ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ز ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

بہار شریعت جلد سوم

(۲۰) اللہ تعالٰی کے ناموں میں تانیث داخل کرنا

اللہ تعالٰی کے ناموں میں تانیث داخل کرنا،بعض کے نزدیک اس سے نماز فاسد ہوجائے گی بعض کے نزدیک فاسدنہیں ہوگی

صاحب بہارشریعت فرماتے ہیں کہ نماز جاتی رہتی ہے

''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٢.

(۲۱) پیش کی جگہ زبر پڑھا یا زبر کی جگہ پیش پڑھا

ذَكَرَ فِي الْفَوَائِدِ لَوْ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ بِخَطَإٍ فَاحِشٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَرَأَ صَحِيحًا قَالَ عِنْدِي صَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ الْإِعْرَابُ وَلَوْ قَرَأَ النَّصْبَ مَكَانَ الرَّفْعِ وَالرَّفْعَ مَكَانَ النَّصْبِ أَوْ الْخَفْضَ مَكَانَ الرَّفْعِ أَوْ النَّصْبِ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

اگرکسی نے نماز میں کھلی ہوئی غلطی خطا کی پھرلوٹا کر صحیح پڑھا تو میرے نزدیک اس کی نماز جائز ہے اور یہی حکم اورعراب کی غلطی کا ہے اور اگرکسی نے پیش کی جگہ زبر پڑھا یا زبر کی جگہ پیش پڑھا یا پیش وزبر کی جگہ زیر پڑھا تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی

''الفتاوى الهندية''، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٢.

کچھ مسائل فتاوی رضویہ سے

امام اہلسنت مجدد دِین ملت کنزالکرامات الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں

اللہ کے الف کوحذف کرکے پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

۲۔الف کے لام کو پُر کرنا سنّت ہے یا نہیں؟

۳۔الف اللہ کو تکبیرات میں کچھ دراز کر کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟۔

الجواب

(۱) نماز جائز مگر قصداً کرے تو حرام و گناہ۔

(۲) ہاں سنّت متوارثہ ہے جبکہ اس سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو۔

(۳) تھوڑا دراز کرنا تو مستحب ہے اسے مدِ تعظیم کہتے ہیں اور زیادہ دراز کرنا کہ حدِ اعتدال سے خروج فاحش ہو مکروہ اور اگر معاذ اللہ تان

کے طور پر ہو کہ کچھ حروف زوائد پیدا ہوں مثل اا تو مفسد نماز ہے۔

(۴) جائز ہے

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۲۲۷

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص نماز میں سورہ فاتحہ میں لفظ نستعین اور مستقیم کی جگہ نسعین اور مسقیم بدون تاء کے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہوگی یا مکروہ یا نہیں؟ جواب دیجیئے موجبِ ثواب ہے۔

الجواب

نماز ہو جائے گی

لاجل الادغام (ادغام کی وجہ سے۔ت) مگر کراہت ہے۔

لاجل الاحداث فلا ادغام صغیر افی الفاتحة کما نص علیه فی غیث النفع

(کیونکہ اس نے یہ خود ایجاد کیا ہے فاتحہ میں ادغام نہیں ہے جیسا کہ غیث النفع میں اس پر

تصریح موجود ہے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۲۲۹

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے نماز پڑھائی **والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین** میں الاّ پڑھ کر وقف کیا پھر **الا الذین امنو** سے آخر تک ختم کیا نماز درست ہے یا نہیں وقیل من (سکتہ) **راق وظن انہ الفراق** میں سکتہ کیسا ہے اور لفظ من کے نون کو راق کی را میں ادغام نہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب

نماز ہوگئی ہر آیت پر وقف جائز ہے اگر چہ آیت لا ہو ہماری یعنی امام حفص کی قرأت میں نون پر سکتہ ہے کہ ادغام سے کلمہ واحدہ نہ مفہوم ہو۔ مراق بروزن براق اور تمام باقی قرأ ادغام کرتے ہیں، تو دونوں ہیں مگر یہاں عوام کے سامنے ادغام نہ کرے کہ وہ معترض نہ ہوں۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۲۲۹

سوال

اس مسئلہ میں علمائے دین کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص نے **لما یَتَفَجَّرُ مَنْہُ الْاَنْھٰر** میں **لَمّا** شد کے ساتھ پڑھا نماز بغیر کراہت کے درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

نماز درست ہوگی، بھول اور پھسل جانے کی صورت میں کراہت نہیں، اس کی عظمتِ شان

کے پیشِ نظر جزا کا حذف مشہور و معروف ہے، اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے فَلَمَّا اَسۡلَمَا وَتَلَّه، لِلۡجَبِيۡنِ وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يَّا اِبۡرَاهِيۡم یہاں جزا کو ذکر نہیں فرمایا اسی طرح مذکورہ مقام میں تاویل ہو سکتی ہے کہ ان میں بعض وہ ہیں جس سے شیئ عجیب صادر ہوتی ہے کہ جب وہ پھٹتے ہیں تو اس سے نہریں جاری ہوتی ہیں، الغرض اس صورت میں فساد معنیٰ نہیں۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۲۲۹

سوال

حضرت کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اذا جائکے آخر میں جو پڑھا کرتے ہیں انہ کان توابا کے پاس پڑھا کرتے تھے مولٰینا امجد علی صاحب تو وہ ذرا سا لکھ دیجئے گا، فقط۔

الجواب: مستحب طریقہ یہ ہے کہ آخر سورہ میں اگر نامِ الٰہی جیسے سورہ اذا جاء میں انہ کان توابا تو اس پر وقف نہ کرے بلکہ رکوع کی تکبیر اللہ اکبر کا ہمزہ وصل گرا کر اس سورہ کا آخری حرف لام اللہ سے ملا دے جیسے اذا جاء میں توابانِ اللہ اکبر، ب قیام کی حالت میں اور دونوں لام سے ملتا ہوا رکوع کے لئے جھکنے کی حالت میں اس طرح کہ رکوع پورا نہ ہونے تک اکبر کی رختم ہو جائے یونہی سورہ والتین میں احکم الحاکمین کے ن کو زبر دے کر اللہ اکبر کے ل میں ملا دے، اور جس سورہ کے آخر میں نامِ الٰہی نہ ہو اور کوئی لفظ نامِ الٰہی کے مناسب بھی نہ ہو وہاں یکساں ہے چاہے وصل کرے یا وقف، جیسے الم نشرح میں فارغب اللہ اکبر اور جہاں کوئی لفظ اسمِ الٰہی کے نامناسب ہو جیسے سورہ کوثر کے آخر میں ھوالابتر وہاں فصل ہی چاہئے وصل نہ چاہئے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۳۵

مسئلہ نمبر ۷۰۵: از مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ درگاہ شریف مرسلہ صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ محمد میاں صاحب دامت برکاتہم

والا نامہ میں متعلق تجوید ارشاد جناب ہے دو ایک حرف کہ دوسرے سے تبدیل اگر عجزاً ہو تو مذہب صحیح ومعتمد میں مفسد نماز ہے جبکہ مفسد معنی ہو یا امام ابی یوسف کے الخ مجھے اس میں تامل ہے کہ الثغ کی نماز صحیح ہے جبکہ وہ اپنی سعی وکوشش اور صحیح حروف نکالنے میں کوتاہی نہ کرتا ہو اس کوشش کے بعد کوئی تقیید مفسد معنی یا غیر مفسد معنی کی خود جناب نے بھی اپنے اصلاح رسالہ مباحث امامت میں نہیں زائد فرمائی۔

الجواب:

الثغ کی نماز جبھی تو صحیح ہے کہ وہ تصحیح حرف میں کوشش کئے جائے یہ بھی بے تعلیم صحیح ناممکن، یہی تعلیم تجوید ہے تو اس کی فرضیت قطعاً ثابت، اگر صحیح کو نہ سیکھے یا سیکھے اور اس کے ادا کرنے کی کوشش نہ کرے تو نماز ضرور باطل ہوگی تو علم وعمل دونوں فرض ہوئے۔ واللہ تعالٰی اعلم

سوال

مسئلہ نمبر ۷۰۵: از مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ درگاہ شریف مرسلہ صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ محمد میاں صاحب دامت برکاتہم

حرف ضاد کو بصورتِ دواد یعنی دال پر پڑھتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟ اور اکثر لوگ ض اور ظ میں بسبب ہونے مشابہت کے فرق نہیں کرسکتے ان کی نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ حرف نہ د ہے نہ ظ صورتیں تین ہیں:

(۱) قصداً حرف منزّل من اللہ کی تبدیل کرے یہ دواد والوں میں نہیں وُہ اپنے نزدیک ضادہی پڑھتے ہیں نہ یہ کہ اس سے ہٹ کر دال مفخم اُس کی جگہ بالقصد قائم کرتے ہیں البتہ ظا والوں میں ایسا ہے ان کے بعض نے تصریحاً لکھ دیا کہ ض کی جگہ ظ پڑھو اور سب مسلمانوں اس پر عمل پیرا ہو جاؤ یہ حرام قطعی ہے اور اشد اخبث کبیرہ بلکہ امام اجل ابوبکر فضلی وغیرہ اکابر ائمہ کی تصریح سے کفر ہے **كما في منح الروض الازهر والفتاوى عالمگيرية وغيرهما** (جیسا کہ منح الروض الازہر، فتاوٰی عالمگیری اور دیگر کتب میں ہے۔ت) ان کی نماز پہلی ہی بار مغظوب پڑھتے ہی ہمیشہ باطل ہے۔

(۲) خطأً تبدیل ہو یعنی ادائے ض پر قادر ہے اُسی کا قصد کیا اور زبان بہک کر دال یا ظ ادا ہوئی اس میں متاخرین کے اقوال کثیرہ و مضطرب ہیں اور ہمارے امام مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ مذہب ہے اگر فساد معنی ہو تو نماز فاسد ورنہ صحیح۔

(۳) یہ کہ عجزاً تبدیل یعنی قصد تو ض کا کرتا ہے مگر ادا نہیں کر سکا د یا ظ ادا ہوتی ہے اور ہندوستان میں اکثر دُواد والے ایسے ہی ہیں ان پر فرض عین ہے کہ ض کا مخرج اور اسکا طریقہ ادا سیکھیں اور شبانہ روز حد درجے کی کوشش اُس کی تصحیح میں کریں جب تک کوشاں رہیں گے اُن کی نماز صحیح کہی جائے گی، جبکہ صحیح خواں کے پیچھے اقتداء پر قادر نہ ہوں اُن کی اپنی بھی باطل اور ان کے پیچھے اوروں کی بھی باطل، یہی حکم ظائیوں کا ہے جبکہ قصداً تبدیل نہ کرتے ہوں یہ خلاصہ حکم ہے اور تفصیل ہمارے رسالہ الجام الصاد عن سنن الضاد میں ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۴۰

سوال

مسئلہ نمبر ۵۱۳: جو شخص حافظ ہو قاری نہ ہو اعراب میں غلطی کرتا ہو یعنی زیر کا زبر جے سے غیر المغضوب کے غ پر زیر پڑھتا ہو اور ایاک کے کاف پر زیر پڑھتا ہو نماز مکروہ تحریمی ہو سکتی ہے یا نہیں اور معنی بدلتے ہیں یا نہیں اور داڑھی بھی کتر واتا ہے۔ اور مغرور و متکبّر جو جس ہوا پر کھڑا زیر جیسے ربِّہ اس کو آیت پر وقف آجانے پر وقف کے وقت ربّہ پڑھے یا ربِّہ۔

الجواب: ایّاک نعبد و ایّاک نستعین میں اگر کاف کو زیر پڑھے گا معنی فاسد ہوں گے اور نماز باطل، غیر المغضوب کے غ کو لوگ زیر پڑھتے بلکہ صحیح ادا پر قادر نہ ہونے کے سبب بُوئے کسرہ پیدا ہوتی ہے اور یہ مفسدِ نماز نہیں، داڑھی کتر وانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اور مغرور متکبر اس سے بھی بدتر جبکہ وہ علی الاعلان تکبّر سے معروف و مشہور ہو۔ وقف کی حالت میں ربّہ پڑھا جائے گا اور ربِّہ کوئی چیز نہیں، اور ربّہ میں سنّت یہ ہے کہ محض کسرہ نہ ہو بلکہ خفیف بوئے یا پیدا ہو نہ یہ کہ بالکل ہی اس کا فرق ادا زبان سے سُن کر معلوم ہو سکتا ہے تحریر میں آنے کا نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۴۳

سوال

مسئلہ نمبر ۵۱۷: مسئولہ احسان علی مظفر پوری طالب علم مدرسہ منظر الاسلام بریلی بتاریخ ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیت (٥لا) پر ٹھہرنا یا

رکوع یا وقف کرنا کیسا ہے کیا قباحت ہے اگر جس آیت پر (لا) ہے اُس پر رکوع کر دیا تو جائز ہے یا نہیں، مثلاً اُوپر سے پڑھتا آیا اور **صم بکم عمی فھم لا یرجعون** پر رکوع کر دیا تو جائز ہے یا کچھ حرج بھی ہے؟

الجواب: ہر آیت پر وقف مطلقاً بلا کراہت جائز بلکہ سنت سے مروی ہے، رہا رکوع اگر معنی تام ہو گئے جیسے آیت مذکورہ میں اس کے بعد دوسری مستقل تمثیل ارشاد ہے جب تو اصلاً حرج نہیں، اگر معنی بے آیت آئندہ کے ناتمام ہیں تو نہ چاہئے خصوصاً امثال **فویل للمصلین** (o لا) میں نہایت قبیح ہے اور **ثم رددناہ اسفل سافلین** میں قبیح اس سے کم ہے نماز بہرحال ہو جائے گی۔

سوال

مسئلہ نمبر ۵۲۲: از ریاست رام پور دُکان مُلّا حمید محلہ کنڈہ مرسلہ محمد اسد الحق صاحب ۱۳ رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ **قل ھو اللہ احد** میں دال پر تنوین ہے اس کو کسرہ دے کر مابعد سے وصل کر کے نماز میں پڑھے، ہوگئی یا نہیں؟ اور گناہ تو نہیں؟ ضروری ہے یا جائز یا منع؟

الجواب:

نون تنوین کو کسرہ دے کر لام میں ملا کر پڑھنا جائز ہے کوئی حرج نہیں، نہ اس سے نماز میں کوئی خلل، اور یہاں وقف بھی ج کا ہے جو وصل کی اجزت دیتا ہے۔ وھو اللہ تعالٰی اعلم

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۴۸

سوال

مسئلہ نمبر ۵۲۳: از سرائے پچ ھبیلہ ضلع بلند شہر مرسلہ راحت اللہ امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام قرأت میں مما قالوا و کان عنداللہ وجیھا کی جگہ وکان الخ پڑھ جائے تو نماز درست ہوگی یا نہیں مگر اوّل مما قالو پڑھا پھر خیال ہو کہ کانوا ہے۔

الجواب: کہ نماز ہر طرح ہوگئی کہ فساد نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۴۸

مسئلہ نمبر ۵۳۰: از محلہ سوداگران مدرسہ منظر الاسلام ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام کو تین آیتوں کے بعد غلطی ہوئی معنٰی بگڑ گیا جبکہ سورہ یوسف شریف میں چار آیت بعد رَأَيْتُهُمْ کی جگہ رَأَيْتَهُمْ پڑھا اس حالت میں نماز ہوگئی یا نہیں؟

الجواب

فسادِ معنی اگر ہزار آیت کے بعد ہو نماز جاتی رہے گی، مگر یہاں رأیتھم میں ت کا زبر پڑھنا مفسدِ نماز نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۵۱

سوال

مسئلہ نمبر ۵۳۳، ۵۳۴: از ہزار ضلع بلذانہ اسٹیشن بسوہ متعلق ملکہ پور مسئولہ سراج الدین

۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) آیت قرآن شریف کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نماز میں پڑھنے کے متعلق شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

(۲) سورہ یٰسٓ شریف میں سلٰم قول کی جگہ سلام قولا پڑھنا یا سلام پر آیت کرنا صحیح کس طرح پر ہے؟

الجواب:

(۱) سائل نے صاف بات نہ لکھی کہ ٹکڑے کرنے سے کیا مراد ہے، اگر آیت بڑی ہے اور ایک سانس میں نہیں پڑھ سکتا تو جہاں سانس ٹوٹ جائے مجبوراً وقف کرے گا موقع موقع پر ٹھہرتا ہوا چلا جائے گا، ہاں بلا ضرورت بے موقع ٹھہرنا خلافِ سنت ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

(۲) دونوں صحیح اور دونوں جائز ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

سوال

مسئلہ نمبر ۵۳۵: از جے پور بیرون اجمیری دروازہ مکان عبدالواحد خان مسئولہ حامد حسین قادری ۱۴ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کا خیال ہے کہ عام لوگ تکبیر انتقال نماز میں اللہ اکبر کی را کو اس قدر کھینچتے ہیں کہ اُس کی وجہ سے نماز میں نقصان واقع ہوتا ہے اللہ اکبر کی را کو اس طرح خارج کرنا کہ عام لوگ بجائے ر کے دال محسوس کریں کیسا ہے؟

الجواب:

اکبر میں رکو دپڑھنا مفسد نماز ہے کہ فسادِ معنی ہے، اور یہ بات کہ وہ ر پڑھتا اور سب سننے والے د سنتے ہیں بہت بعید ہے۔

واللہ تعالٰی اعلم

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۵۲

سوال

مسئلہ نمبر ۵۴۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا **اناشانئک یاله**، کولاہ یا **لهم** کو **لاهم مغفرة** باشباع فتحہ یا **الحمد الله الحمد لیله** باشباع کسرہ یا **قل** کو **قول** باشباع ضمہ پڑھنا عمداً یا سہواً مفسد صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

عمداً گناہِ عظیم ہے اور سہواً معاف اور فسادِ نماز کسی حالت میں نہیں

لان الاشباع لغة مرقوم من العرب کالاکتفاء عن المدة بالحرکة کما نص علیه فی الغنیة و غیرهما (کیونکہ اشباع عرب کی معروف لغت ہے جیسا کہ مدہ کی جگہ حرکت پر اکتفا کیا جاتا ہے غنیہ اور دیگر کتب میں اس پر تصریح ہے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۵۴

سوال

مسئلہ نمبر ۵۵۵: ازقلعہ چھرہ ضلع علی گڑھ مسئولہ مقبول احمد صاحب ۴ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک حافظ صاحب نے نماز میں پڑھا ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید نون کو ساکن پڑھا اور سانس توڑ دی پُورا وقف کیا یہ خیال تھا کہ یہاں آیت ہے پھر اپنے کئے پر اصرار کیا، دوسرے صاحب نے کہا یہاں لا ہے وصل ضرور تھا حافظ صاحب نے خیال نہ کیا انھوں نے نماز کا اعادہ کیا حافظ صاحب نے کہا اعادہ درست نہیں گو عمداً غلط پڑھا لیکن معنی میں کچھ فساد نہیں ہوا نماز صحیح ہے انھوں نے کہا عمداً کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کو جان کر غلط پڑھو یہ تو سخت گناہ ہوگا، حافظ نے کہا گناہ ہوگا لیکن نماز صحیح ہے ارشاد فرمایئے کہ اعادہ درست ہوا یا وہی نماز صحیح ہے جس کتاب سے سند ہو اُس کا پورا پتہ تحریر ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

وقف و وصل میں اتباع بہتر ہے مگر اس کے نہ کرنے سے نماز میں اصلاً کچھ خلل نہیں آتا خصوصاً ایسی جگہ کہ کلام تام ہے قصداً وقف میں بھی حرج نہیں اعادہ محض بے معنی تھا ہاں قصد مخالفت البتہ گناہ بلکہ بعض صورتوں میں سب سے سخت تر حکم کا مستوجب ہوگا مگر وہ مسلمان سے متوقع نہیں، عالمگیریہ میں ہے: اذو قف فی غیر موضع الوقف او ابتداء فی غیر موضع الابتداء ان لم یتغیر به المعنی تغیرا فاحشا نحو ان یقرأ ان الذین أمنو وعملوالصلحت ووقف ثمّ ابتدأ بقوله اولئک هم خیر البریة لاتفسد بالاجماع بین علمائنا هکذا فی المحیط ا واللہ تعالٰی اعلم۔ جب ایسی جگہ وقف کیا جو وقف کی جگہ نہ تھی جگہ تھی یا وہاں سے شروع کیا جو شروع کا مقام نہ تھا، اگر معنی میں فحش تبدیلی نہیں آئی مثلاً ان الذین امنو وعملو الصّٰلحٰت پڑھ کر وقف کیا پھر اولئک

الخ (سے ابتداء کی تو ہمارے علماء کا اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی، محیط میں اسی طرح ہے۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۷۰

سوال

مسئلہ نمبر ۵۵۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نماز میں آخر سورہ بقرہ پڑھا اور بجائے ربنا لاتواخذنا، **ربنا ولا تواخذنا** یعنی بازدیاد حرف **واؤ** سہواً پڑھ گیا تو نماز اس کی ہوئی یا نہیں؟

الجواب:

ہوئی لانہا لم توثر خللا فی المعنی

(کیونکہ اس سے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

واللہ تعالٰی اعلم

سوال

مسئلہ نمبر ۵۶۰: امام نے **غیر المغضوب** پڑھا اور **علیھم** از راہِ سہو چھوٹ گیا نماز صحیح ہوئی یا فاسد؟

الجواب:

نماز صحیح ہوگئی فرض اُتر گیا

فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۳۷۲

ایک سوال کے جواب میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

(۱) وقف کی غلطی کہ وصل کی وقف، وقف کی جگہ وصل کرے۔ یہ اصلاً مفسدِ نماز نہیں اگرچہ وقف لازم پر نہ ٹھہرے

(۲) جن حروف پر مد ہے جیسے جآء، تنوٓء، جآء، یآیھا، قالوٓا انا، فیٓ ایام، دآبۃ، آمین (وہاں مد نہ کرنا بھی اصلاً مفسد نہیں،

(۳) جن حروف مد یا لین پر مد نہیں مثلاً قال یقول قیل قول خیر۔ ان پر بھی موجب فساد نہیں جبکہ حد سے زیادہ نہ ہوں، ہاں حد سے متجاوز ہو جیسے گانے میں زمزمہ کھینچا جاتا ہے تو آپ ہی مطلقاً مفسد ہے اگرچہ مد ہی کی جگہ ہو،

(۴) کھڑے کو پڑا پڑھنا بھی مفسد نہیں:

اگر کسی نے تعالٰی جدک یاء کے بغیر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی اور جار اللہ سے بھی یہی منقول ہے کیونکہ اہلِ عرب الف کی جگہ فتحہ پر اکتفا کر لیتے ہیں جیسا کہ یاء کی جگہ کسرہ پر اکتفاء کرتے ہیں اور اگر اعوذ باللہ کی جگہ اَعُذُ باللہ پڑھا تو بھی نماز فاسد نہ ہو گی کیونکہ اہلِ عرب واو کی جگہ ضمہ پر اکتفاء کر لیتے ہیں۔

(قنیہ فتاوٰی قنیۃ باب فی حذف الحرف والزیادہ المطبعۃ المشتہرہ بالمہا ندیۃ ص ۶۳)

اگر کسی نے والصلاوات پڑھا اور اسی طرح اگر کسی نے وطور سنین یاء کو حذف کر کے پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ عین الائمہ کرابیسی کے نزدیک اور اگر "نستعینک" یا "ونؤمین بک" پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی اھ

(قنیہ، فتاوٰی قنیۃ باب فی حذف الحرف والزیادۃ مطبعۃ مشتہرۃ بالمہا ندیۃ ص ۶۳)

تنبیہ

ان چاروں باتوں سے اگرچہ فسادنمازنہیں مگر کراہت ضرور ہے کہ آخر قرآنِ عظیم کا غلط پڑھنا ہے یہاں تک کہ علمائے کرام نے فرمایا: مد کا ترک حرام ہے۔تو کھڑے کو پڑا پڑھنا بدرجہ اولی حرام ہوگا اس میں تو جو ہر لفظ میں کمی ہوگئی بخلاف مد کہ امر زائد تھا،

(۵) پڑے کو کھڑا پڑھنے سے اگر معنی فاسد نہ ہوں جیسے اتلُ ادعُ یرضَہ لم یخشَ وَانہ لاتأسَ علیہ لاتمشِ یعباد کو اتل، ادع، یرضٰہ لم یخشٰ وانہ لا تاس علیہ، لا تمشِ یعبادِ پڑھنا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

(۶) یونہی مشدّد کو مخفّف، مخفف کو مشدد پڑھنا فساد معنی میں فساد نماز ہے جیسے ظللنا بتخفیف لام ایاک بتشدد کاف نہیں ورنہ نہیں جیسے ماودعک بتخفیف دال اکبر بتشدد یدراء،

(۷) س ص وغیرہما حروف کی باہم تبدیل میں بھی فساد معنی ہی پر لحاظ ہے بحالت عدم فساد نماز فاسد نہیں خصوصاً جب خاص لفظ زبان عرب میں دونوں طرح ہو جیسے صراط وسراط وہ تبدیل کسی قاعدہ عرب کے موافق ہو جیسے وہ ہر کلمہ جس میں سین کے بعد ط مہملہ یا غین معجمہ یا ق یا خ معجمہ واقع ہو اس سین کو ص پڑھنا صحیح ہے بعض نے قبل وبعد کی قید نہیں لگائی اور ت کی معیت میں بھی سین اور صاد کی باہم تبدیل دونوں جانب سے جائز بتائی، بعض نے کہا جس کلمہ میں کے ص بعد ط مہملہ یا غ معجمہ یا سین کے بعد ق یا خ معجمہ ہو وہاں ان میں ہر ایک کے عوض دوسرا اور ز معجمہ بھی جائز،

اور جس ص کے بعد د مہملہ ہو اگر ص ساکن ہے تو اس کی جگہ س یا ز روا اور متحرک ہے تو ناجائز و مفسد نماز،

قنیہ میں ہے: جاراللہ سے جب میں نے پوچھا کہ کوئی شخص وسطاً کو وصطاً، اسبغ کو اصبغ، سقر کو صقر اور مسخرات کو مصخرات س کی جگہ ص پڑھتا تو اسکا کیا حکم ہے؟ فرمایا نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ ہر وُہ کلمہ جس میں سین کے بعد طاء، غین، قاف یا خا آجائے تو اس سین کو صاد کے ساتھ بدلنا جائز ہے

(قنیہ، فتاوٰی قنیۃ باب زلۃ لقاری الخ مطبعۃ مشتھرۃ بالمھانندیۃ ص ۲۱)

اسی طرح حلیہ میں اُس سے نقل فرمایا: اور حروف کا ضابطہ اس کے متعلق فرمایا ہر وہ کلمہ جس میں سین کے بعد ط مہملہ یا غین معجمہ یا ق یا خ معجمہ واقع ہو وہاں سین کو صاد کے ساتھ بدلنا جائز ہے

(حلیہ المحلی شرح منیہ المصلی)

اُسی میں ہے المبتغی میں ہے وہ شخص جس نے صاد کی جگہ سین پڑھا وہاں غور کیا جائے اگر صاد کی بعد طاء مہملہ ہے مثلاً صراط، یا اس کے بعد غین معجمہ ہو مثلاً واصبغ یا کسی کلمہ میں س کے بعد ق ہو جیسے سلقوکم، یا اس کے بعد خاء معجمہ ہو جیسے یسخرون، تو ایسی صورت میں س کی جگہ ص یا ز پڑھنا جائز ہوگا، لیکن اگر ص کے بعد د مہملہ ہو تو اگر صاد ساکن ہو مثلاً یصدر تو اسے سین یا زاء پڑھنا جائز، اور اگر صاد متحرک ہے جیسے الصمد تو اب اسے سین پڑھنا جائز نہیں، اگر کسی نے سین پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اسی ضابطہ پر بہت سے مسائل کی تخریج ہوتی ہے۔

(حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

خانیہ میں ہے: ابو منصور عراقی کہتے ہیں ہر وہ کلمہ جس میں عین، حاء، قاف، طاء یا تاء ہو اس کلمہ میں سین یا صاد ہو تو ایسی صورت میں اگر کسی نے صاد کی جگہ سین یا سین کی جگہ صاد

پڑھا تو جائز ہوگا۔

(فتاوی قاضی خان فصل فی قرأۃ القرآن خطاء مطبوعہ نولکشور لکھنو، ۱/۶۸)

آگے چل کر میرے آقا اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

پچھلے تین مسائل میں کہ بحالتِ فسادِ معنی فسادِ نماز کا حکم مذکور ہمارے امام صاحب مذہب اوران کے اتباع ائمہ متقدمین رضی اللہ تعالٰی عنہم کا مذہب تھا اور وہی احوط ومختار ہے اجلّہ محققین نے اُسی کی تصریح فرمائی

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۴۲۳ تا ۴۲۹

مزید تفصیل ومعلومات کے لیے فتاوی رضویہ جلد نمبر ۶ کا مطالعہ فرمایں

ابونعمان المدنی

۱۰ جمادی الآخر بروز جمعرات